



## □ حافظ اسلام □ فتنہ □ خلق قرآن جیراج پوری

**فتنہ □ خلق قرآن □ تاریخ اسلام**  
**قرآن کی روشنی میں □**

**(حافظ اسلام جیراج پوری)**

(صفحہ □ نمبر 94 تا 106)

**معتزلہ □** نہ جب تنزیہ □ ذات اور نفی ذات کا عقیدہ □ نکالا اس وقت اس بحث کے سلسلہ □ میں ذات باری سے صفت کلام کی نفی کے بعد قرآن کے مخلوق یا غیر مخلوق □ ہونے کی بحث درمیان میں آئی □ سب سے پہلے □ دوسری □ صدی □ جری کے آغاز میں جعد بن درہم نے قرآن کے □ مخلوق □ ہونے کا دعویٰ کیا پھر جہم بن صفوان نے اس کی پیروی کی محدثین نے اس قول کو خلاف اسلام قرار دیا چنانچہ جعد بن درہم کو خالد بن عبداللہ □ قسری

والئ عراق نہ عید الاضحیٰ کے دن بطور قربانی ذبح کیا اور جہم کو سلم بن احوز نے عرو میں قتل کرالا لیکن اس خیال کے پیرو باقی رہ گئے اور جہم کی نسب سے ان کی جماعت فرقہ جہم میں کے نام سے موسوم ہوئی

مامون الرشید کے زمانہ میں اس مسئلہ نہ بہت شدت اختیار کر لی کیونکہ وہ خود اور اس کے درباری علماء اسی خیال کے ہو گئے اب انہوں نے محدثین کے خلاف قوت سے کام لینا شروع کیا بہت سے محدثوں کو کافر قرار دے کر قتل کرالا اور سینکڑوں کو قید کی سزائیں دیں اور ابتلا و امتحان میں ال کر اذیتیں دیں اکثر علماء نے مجبورا قرآن کو مخلوق کے کر اپنی جانیں بچائیں مگر امام احمد بن حنبل اس ابتلاء میں ثابت قدم رہے 218 ہجری میں جبکہ مامون طرسوس میں تھا اس کے حکم سے اسحاق بن ابراہیم امیر بغداد نے امام احمد کو بیڑیا پہنا کر سپاہیوں کی حراست میں اس کے پاس روانہ کیا مقام رقفہ میں پہنچے تھے کے مامون کے مرنے کی خبر آ گئی اس لیے پھر بغداد میں لا کر قید کر دئیے گئے

مامون اپنے بھائی معتصم کو جو اس کا جانشین ہوا سخت تاکید کر گیا کے میرے بعد کوشش کر کے اس "مشرکانہ" عقیدے کو مٹا دینا بہائی کی وصیت نیز احمد بن داؤد راس الاعتزال کے اثر سے جو یحییٰ بن اکثام کی جگہ قاضی القضاہ بھی تھا اور وزیر بھی معتصم نے 220 ہجری میں مجلس مناظر منعقد کی امام احمد بن حنبل پابچولا لائے گئے خلیفہ اور وزیر دونوں جا جلال کے ساتھ جلوس فرما تھے دیگر علماء معتزل بھی جمع تھے قضاہ فقہاء امراء و روساء سے دربار بھرا ہوا تھا وہ معتصم کے سامنے بٹھائے گئے

**معتصم:** قرآن کی بابت کیا کہتے ہو؟

**امام احمد:** کوئی آیت یا روایت پیش کی جائے اس کے مطابق کہنے کو تیار ہو

**ایک معتزلی:** قران میں "ما یاء تہم من ذکر من ربہم محدث" کیا محدث مخلوق نہیں؟

**امام احمد:** قران کے لئے الذکر کا لفظ آیا ہے الف الم کے ساتھ اس میں ذکر بغیر الف لام کے ہے اس لئے اس سے قران مقصود نہیں؟

**دوسرا معتزلی:** قران میں "اللہ خالق کل شئی" کیا قران شے نہیں ہے؟

**امام احمد:** اللہ نے قران میں کئی جگہ اپنے لئے "نفس" کا لفظ استعمال کیا ہے مثلاً "کتب علی نفس الرحم" پھر فرماتا ہے "کل نفس ذائق الموت" کیا تمہارے خیال میں نفس الہی کے لیے یہی موت ہے؟

**تیسرا معتزلی:** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ "ان اللہ خلق الذکر"

**امام احمد:** اس روایت کا صحیح لفظ ہے "ان اللہ کتب الذکر"

**چوتھا معتزلی:** حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ "ما خلق اللہ من جنہ ولا سماء ولا رض اعظم من ایہ الكرسي"

**امام احمد:** خلق کا فعل جنت نار سماء اور ارض سے متعلق ہے نہ کہ ایٹم الكرسي سے ہے

**پانچواں معتزلی:** کلام اللہ کو غیر مخلوق کہنا ہے اس کی مشابہت اللہ کے ساتھ لازم آتی ہے

**امام احمد:** اللہ احمد ہے صمد ہے نہ کوئی اس کا شبہ ہے نہ عدیل

**یس کھلا شئی 1**

**معتصم:** ہاں تم کیا کہتے ہو؟

**امام احمد:** کوئی روایت یا آیت دیجیے تو اس کے مطابق کہو ہے ایک معتزلی نے عقلی دلائل دینے شروع کیے

امام احمد: ميں اس کو نہيں جانتا ۽ نہ يہ آيت ۽  
نا روايت ۽

**معتزلی:** (خليفہ سے مخاطب ۽ و کر) امير المومنين!  
جب ان کو کوئی دليل نظر آتی ۽ تو ہمارے اوپر  
جھپٹ پڑتے ۽ اور جب ہم کچھ کہتے ۽ يہ تو بول  
اٹھتے ۽ يہ کہ ميں اس کا نہيں جانتا ۽

احمد بن داؤد: امير المومنين! يہ گمراہ ۽ گمراہ  
کن اور بدعتی!

اس بحث کے بعد قيد خانہ واپس بھیج دئیے گئے دوسرے  
دن پھر لائے گئے اور مناظرے ۽ و تیسرے دن جب اہل  
دربار تھک کر مایوس ۽ و گئے تو اس وقت معتصم نے  
تازيانہ مارنے کا حکم دیا ۽ مسعودی کے مطابق 38  
کوڑے لگائے گئے تھے کہ جسم سے خون جاری ۽ و گیا  
اور بے ہوش ۽ و گئے ۽

معتصم نے قيد خانہ بھجوا دیا اور ایک طبيب مقرر  
کر دیا جس کے علاج سے اچھے ۽ وئے ۽ معتصم ان لوگوں  
کو جو قرآن کو غير مخلوق کے قتل کر دیتا تھا ۽  
اس دن بھی جس دن امام احمد کو دربار ميں بحث کے  
لئے طلب کیا تھا دو شخصوں کا اسی جرم ميں قتل کر  
چکا تھا ۽ ليکن امام موصوف کے قتل کی جرات اس لئے  
نہيں کی جس کے حسب ذیل اسباب تھے:

(1) امام احمد کے ساتھ جمہور کی عقيدت بے زيادہ  
تھی اس لئے ۽ را کے ان قتل سے فتنہ عام برپا ۽ و  
جائے گا جسے مٹانا نہيں آيت دشوار ۽ و گا ۽  
(2) معتصم خود شجاع تھا اور شجاعت کا قدر دان  
امام موصوف کے مناظرے سے ان کے استقلال اور ثبات  
کا نقش اس کے دل ميں بيٹھ گیا جس کی وجہ سے ان کو  
قتل کرنا گوارا نہ کیا

(3) اس نے ان کے بشر سے ان کی راست بازی اور  
خلوص کو دیکھا اور سمجھ گیا کہ وہ صرف اس وجہ سے  
قرآن کو غير مخلوق کہتے ۽ يہ کہ مخلوق کہنے کی  
کوئی دليل نہيں پاتے ۽

آخر کار ان کو چھوڑ دیا اس کے بعد سات سال تک زندہ رہا مگر پھر ان سے کچھ نہ پید ہوا 227 جری میں اس کے مرنے پر واثق خلیفہ ہوا وہ خلق قران کے عقیدے کی حمایت کرتا رہا یہاں تک کہ احمد بن نصر کو اس کی مخالفت پر خود اپنے ہاتھوں سے قتل کیا لیکن امام احمد سے کبھی کچھ تعرض نہ پید کیا

جب متوکل خلیفہ ہوا اور اس نے دیکھا کہ اس فضول بحث سے نہ خلافت کو کوئی فائدہ ہے نہ امت کو بلکہ دن بدن نفرت کی خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے 234 جری میں تمام صوبوں میں حکم بھیج دیا کہ کوئی قران کو مخلوق نہ کہے اس پر سارے ملک میں خوشی منائی گئی اور جو لوگ معتزلہ کی سختیوں سے تنگ تھے خوش ہو گئے بلکہ رائے عامہ ان کے خلاف اس قدر بڑھک اٹھی کہ جمہور نے ان سے انتقام لینا شروع کیا متوکل نے محدثین کی مدارات کے لئے ان کو سامرے میں بلا کر انعامات دیئے اور صفات اور روایت کی احادیث روایت کرنے کی آزادی عطا کی

چنانچہ ان کی مجالس میں غیر معمولی مجمع ہونے لگا امام احمد بن حنبل جو اس امتحان میں پورے اتر گئے تھے محدثوں کے سردار مانے گئے یہاں تک یہ اصول مسلم ہو گیا کہ جس کو وہ ثقہ کہے دیے وہ ثقہ ہے جس کو ضعیف کہے دیے وہ ضعیف ہے لوگ متوکل کے شکر کے ساتھ اس کے لیے دعائے خیر کہنے لگے اور اس قدر تعریف کی کہ بعض حنا بلے نے اس بد تدبیر اور عیاش خلیفہ کو جس کے محل میں بقول ابوبکر خوارزمی 12,000 حرم تھے خلفاء راشدین کے برابر قرار دیا حنبلیوں کا زور اس قدر بڑھ گیا کہ انہوں نے بغداد میں احتساب اپنے ہاتھ میں لے لیا معتزلہ خوف سے چھپ گئے اور جماعتی لحاظ سے ان کا وجود ختم ہو گیا

### تو ضیح مسئلہ

خلق قران کا مسئلہ جس نے نا صرف امت بلکہ عباسی سلطنت میں تزلزل ال دیا تھا محض فلسفیانہ غلو اور قران کی ناواقفیت کی بنا پر پیدا ہوا تھا

معتزلہ سمجھتے تھے کہ غیر مخلوق کو دینے سے قرآن قدیم ہو جاتا ہے جس سے قدماء کا تعدد لازم آتا ہے اسلیے یہ عقیدہ مشرکانہ ہے لہذا خلیفہ اسلام کا یہ فرض ہے کہ ایسے عقیدے کو جو توحید کے خلاف ہو قوت سے مٹائے ، دوسری طرف محدثوں کے پاس بھی غیر مخلوق کے ہونے کے دلائل اس قدر واضح نہ تھے کہ معتزلی کی تشفی کر سکتے نتیجے میں ہوا کہ تعصب درمیان میں آیا اور معاملہ بہت بڑھ گیا محدثین کے پاس اس کے علاوہ کیا چارے تھے کہ رسول اللہ کی حدیثیں سنا سنا کر عوام کے ایمان کو جو ایمان کی قوت تھی تازہ رکھیں چنانچہ متعدد حدیثیں اس مضمون کی کہ ”القرآن کلام اللہ غیر مخلوق“ مختلف پیرایوں میں رسول اللہ سے روایت کی گئیں اور وعظ و تذکیر کے ذریعے سے لوگوں میں پھیلائی گئیں لیکن اگر قرآن میں غور کیا جاتا تو یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا اور روایات کی مطلق ضرورت نہ پڑتی۔

امام احمد بن حنبل نے اپنے رسالہ رد جمعیہ میں سورہ اعراف کی آیت ”الا للہ الخلق والامر“ سے یہ استدلال کیا ہے کہ ”خلق اور امر دو مختلف چیزیں ہیں کیونکہ قرآن میں یہ اصول عام ہے کہ جب وہ ایک چیز کا مختلف الفاظ میں ذکر کرتا ہے تو ان کے درمیان فصل ہے لہذا واؤ نہ ہے لہذا مثلاً سورہ حشر میں ہے ”الملك القدوس السلام المؤمن المہيمن العزيز الجبار المتکبر“ اور جب دو مختلف چیزیں ہوتی ہیں تو ان کے درمیان واؤ عاطفہ داخل کرتا ہے جیسے سورہ فاطر میں ہے

”و ما یستوی الا عمی والبصیر ولا الظلمات ولا النور  
 ا ولا الظل ولا الحرور اوما یستوی الا حیاء ولا  
 الاموات“

سورہ تحریم میں ایک ہی آیت میں دیکھو  
 ”ازواجاً خیراً منکن مسلمت مومنات فانتات تائبات  
 عابدات ثیبات و ابکارا“

جہاں تک ایک ہی چیز کے مختلف اسماء اور صفات تھے وہاں تک بلا فصل رکھا لیکن ثیبا اور بکر دو مختلف صفتیں ہیں جن کا باہم اجتماع نہیں ہو سکتا اسلئے ان میں واؤ لا کر فصل کر دیا لہذا خلق کا اطلاق امر

پر اور امر کا اطلاق خلق پر نہیں ہو سکتا قرآن امر  
 سورہ طلاق میں ہے ” زَالِكُ أَمْرِ اللَّهِ أَنْزَلَ  
 إِلَيْكُمْ ” اس لئے اس کو خلق نہیں کہہ سکتے یہ استدلال  
 ان کا صحیح ہے لیکن عالم امر کی مزید حقیقت ان کے  
 اوپر منکشف نہیں تھی کہ وہ عالم خلق کی طرح حادث  
 ہے اور محدث کا لفظ اس کے لئے بولا جا سکتا ہے اس  
 وجہ سے معتزلہ کے استدلال ” ما ياء تيهم من ذكر من  
 ربهم محدث ” کا ٹھیک جواب وہ نہیں دے سکتے  
 اصلیت یہ ہے کہ امر کا لفظ جس طرح قرآن میں جا  
 بجا ہے معنوں میں مستعمل ہوا ہے اسی طرح اس  
 کی متعدد نوعیتیں بھی قرآن سے ثابت ہوتی ہیں

## امر تکوینی یعنی اشیاء کی تخلیق کا حکم

سورہ یسین میں ہے ” انما امر إذا اراد شياء ان  
 يقول لـ كن فيكون ”

اس کا حکم جب کہ وہ کسی شے کی تخلیق کا ارادہ  
 کرتا ہے یہی ہے کہ اس سے کہتا ہے ” ہو جا تو وہ  
 ہو جاتی ہے ”

امر تدبیری یعنی عالم خلق کے انتظامی اور تدبیری  
 احکام سورہ یونس میں ہے  
 ” خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على  
 العرش يدبر الامرا ”

آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر  
 عرش پر براجا تدبیر کرتے ہوئے امر کی

آیت زیر بحث ” الا لـ الخلق والامر ” میں جو امر  
 مذکور ہے وہ تدبیری ہے آسمانوں اور زمین کو پیدا  
 کرنے کے بعد اللہ نے ان کے انتظام کی تدبیر کے  
 لئے اپنے اوامر نافذ فرمائے

سورہ حم سجدہ میں تفصیل کے ساتھ آیا ہے کہ ہم نے  
 دو دن میں زمین پیدا کی پھر دو دن میں پہاڑ اور  
 زمین کے جملہ اندرونی ذخیرے بنائے پھر دونوں دن  
 میں ساتوں آسمان کھڑے کئے اس کے بعد

” اوحى في كل اسماء امرها ” ساتوں بلندیوں میں ان  
 کے تدبیری اور انتظامی اوامر نافذ کئے ایسا ہی

ساتو ۽ پستيو ۽ ڪو مطلق

سور ۽ طلاق مي ۽ فرمايا  
”خلق سبع سموات و من الارض مثلهن ينزل الامير  
بينهن“

سات بلنديا ۽ پيدا ڪيا ۽ اور ويسى ۽ سات پستيا ۽ جن  
مي ۽ اوامر اترت ۽ ۽ ۽

اس طرح بلنديو ۽ اور پستيو ۽ سب مي ۽ اوامر تدبيري  
نافذ ۽ ۽ سور ۽ سجد ۽ مي ۽ ۽  
”يدبر الامر من السماء الى الارض“ و ۽ امر ڪي تدبير  
ڪرتا ۽ ۽ بلندي س ۽ پستي تڪ ۽

اب واضح ۽ و ۽ ڪيا ڪو عالم ۽ امر عالم خلق ڪو ۽ بعد ۽ ۽  
جس ڪي ان آيات ڪو علاو ۽ بهي متعدد آيتو ۽ مي ۽ تصريح  
۽ ۽ سور ۽ سجد ۽ مي ۽ ۽  
”خلق السموات والارض وما بينهما في ستة ايام ثم  
استوى على العرش“

پيدا ڪيا آسمانو ۽ اور زمينو ۽ ڪو اور جو ڪچھ ان ڪو  
درميان ۽ ۽ چھ دنو ۽ مي ۽ پھر عرش پر مستولي ۽ وا ۽

عرش اسي ڪا نام رکھا ج ۽ ۽ اوامر تدبيري نافذ  
۽ ۽ اور جن ڪا نفاذ رحمت ڪي تجلي س ۽ ۽ ۽  
۽ ۽

”الرحمن على العرش استوى“ اس لئ ۽ عرش استواء على  
العرش اور تنفيذ اوامر تدبيري سب خلق ڪو ۽ بعد ڪي  
چيزي ۽ ۽ اور عالم خلق اور عالم امر دونو ۽  
حادثات ۽ ۽ اور دونو ۽ ڪي ۽ ر ش ۽ پر محدث ڪا لفظ  
بولا جا سکتا ۽ ۽

اسي امر تدبيري ڪو ۽ ذيل مي ۽ امر تشريعي ۽ ۽ و ۽ بهي  
حادث اور محدث ۽ ۽ بني اسرائيل ڪو ۽ بار ۽ مي ۽ سور ۽  
جائو ۽ مي ۽ ۽

”وايتنا هم بينات من الامر“ اور ۽ م ۽ نه ۽ ڪھلي دليلي ۽  
امر (شريعت) ڪي ان ڪو دي ۽

خاتم النبين س ۽ اسي سور ۽ مي ۽ خطاب ۽ ۽  
”ثم جعلنك على شريع ۽ من الامر“ پھر ۽ م ۽ نه ۽ جھ ڪو  
عالم امر س ۽ ايڪ شريعت پر لگا ديا



وحی اور کلام الہی اسی تشریحی امر میں داخل ہے  
سورہ طلاق میں ہے  
”ذلک امر اللہ انزل الیکم“ یہ امر الہی ہے جس  
کو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے

سورہ شورہ میں ہے  
”و کذالک اوحینا الیک روحاً من امرنا“ ایسا ہے  
میں نے تیری طرف اپنا امر کی ایک روح (قرآن) کی  
وحی کی

اس لئے قرآن جو امر تشریحی ہے حادث ہے اور محدث  
مگر عالم امر سے ہے عالم خلق سے نہیں ہے لہذا  
اس کو مخلوق کہنا قرآن کے خلاف ہے